# 21062- عورت کا جج بننا جائز نہیں

## سوال

کیا شریعت اسلامیہ میں عورت جج کا منصب سنبھال سکتی ہے ؟

## پسندیدہ جواب

شیخ ابن جبیرین حفظہ اللہ تعالی سے سوال کیا گیا کہ :

کیا عورت کے لیے جج اور قاضی بننا جائز ہے ؟

توشیخ حفظہ اللہ تعالی نے جواب دیا :

عورت کے لیے ایسے وظائف اور عام کام سنبھالنا جائز نہیں جس میں اسے عموما مردوں سے بات چیت کرنے کی ضرورت پیش آتی ہو، اوران سے اختلاط ہوتا ہو، اور باہر نکلنے میں تکرار ہوتا ہو، اور اجنبی مردوں سے بازپرس اور سوالات کرنے پڑیں، اور مستقل طورپر انہیں جواب دینا ہو، کیونکہ یہ عورت کی رعونت، اوراس کی جرات کی دلیل ہے .

اوریہ ایسی چیز ہے جواس کی حیاء کوگرانے، اورقلت عفت وحشمت اور شرم میں کمی، اور آواز بلند کرنے کا باعث بنتی ہیں، اوریہ اس کی حیاء اور عورت پن کے منافی ہے .

اوراسی طرح عورت امامت وخطابت، کا منصب بھی نہیں سنبھال سکتی، اور نہ ہی وکالت جیسا پیشہ اختیار کرسکتی ہے جس میں عدالتوں اور سرکاری محکموں کا باربار چکر لگانا پڑتا ہے جہاں مردوں کی بھرمار ہوتی ہے .

اوریہ تو مردانگی اختیار کرنے کے مترادف ہے، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عورتوں میں سے مردانگی اختیار کرنے یعنی مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والیوں پر لعنت فرمائی ہے .

لیکن وہ کام جن کی عورتیں محتاج ہیں، اسے کرنے میں کوئی حرج نہیں، مثلا لڑکیوں کو تعلیم دینا، اور عورتوں کا علاج معالجہ اور طب کا شعبہ اختیار کرنا، اور عورتوں کی جتنی بھی بیماریاں ہیں ان کا علاج کرنا، اوراسی طرح ان اداروں اور دفاتر میں کام کرنا جہاں صرف عورتیں ہی آتی جاتی ہیں، تاکہ عورتوں کو مردوں سے بات چیت کرنے پر مجبور نہ ہونا پڑے، جو بے پردگی اور بے حیائی کے انتشار اور عام ہونے کا سبب نہ بنے، اوراس کے علاوہ دوسرے اسباب جو فحاشی اور برائی کا باعث بنتے ہیں .

واللہ تعالی اعلم .

دیکھیں : اللؤلؤ المکین من فتاوی الشیخ ابن جبرین (304) .

مزید دلائل معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (20677) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں .

واللہ اعلم .